چمن چمن اُجالا

حبیب اللہ رشیدی
ربوہ

دینِ حق کی تبلیغ و استحکام کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

مرزا قادیانی "تلمِ خود" انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ عقیدہ ختمِ نبوّت کا تحفظ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے۔

مسجد احرار ربوہ میں منعقدہ چودھویں سالانہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس اور جلوس سے ابنِ امیرِ شریعت حضرت سید عطاء المہیمن بخاری اور دیگر زعماء احرار کا خطاب

مسجد احرار ربوہ کا وسیع ہال اور صحن فدائین ختم نبوت کے فلک بوس نعروں سے گونج رہا تھا۔ ہر طرف سرخ قمیصوں میں ملبوس سرفروشانِ احرار نظر آرہے تھے۔ اور سرخ پرچموں کی بہار نے مجاہدینِ احرار کے جذبوں کو جوان کر دیا تھا۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء کو چودھویں سالانہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس حسبِ سابق پورے تزک و احتشام کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوئی، ملک بھر میں سیلاب کے باعث کئی قافلے کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے۔ اس کے باوجود حاضری زبردست تھی اور وفادارانِ احرار کا جذبہ دیدنی تھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی بھی سیلاب کے باعث راستے بند ہونے کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ کانفرنس کی صدارت ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے فرمائی۔ نماز جمعہ سے قبل حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے افتتاحیہ کلمات سے کانفرنس کا آغاز فرمایا۔ تلاوت قرآنِ کریم نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ترانۂ احرار کی تمہیدی کارروائی کے بعد مختلف خطباء احرار نے خطاب کیا۔

مولانا محمد یوسف احرار (لاہور) نے اپنے خطاب میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں اور یہ فیصلہ خود اللہ نے فرما دیا ہے۔ مرزائیوں نے بھی لفظ "خاتم" کے زیر و زبر بدل کر لاکھ کوشش کی کہ کسی طرح اجراءِ نبوت ثابت ہو جائے مگر انہیں ہر مرتبہ منہ کی کھانی پڑی۔ "خاتم" کا معنیٰ ہر اعتبار سے ختم کرنے والا اور ہمیشہ کے ہیں۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں پر مُہر ہیں۔ اب قیامت تک اور کوئی نبی

و رسول نہیں آئے گا۔ اور بنی نوعِ انسان شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو کر ہی رضاءِ الٰہی حاصل کر سکتے ہیں
مولانا محمد مغیرہ (گڑھا موڑ) نے فرمایا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت مسلمانوں کی وحدت و یک جہتی کی علامت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام کے بعد کسی اور کے آنے کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ جب دین مکمل ہو چکا تو اب قیامت تک اسی پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ مرزائی سیدنا مسیح علیہ السلام کی آمد کے حوالے سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث پاک کے مطابق مسیح علیہ السلام نئی شریعت یا نبوت لے کر نہیں آئیں گے۔

بلکہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے اور اسی شریعت کے نفاذ و استحکام کی جدوجہد فرمائیں گے۔
وہ حضور علیہ السلام کے اُمتی کی حیثیت سے اس دنیا میں قربِ قیامت میں ظہور پذیر ہوں گے، اور اپنا فرض ادا کریں گے اُمت ان کے انتظار میں ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھے رہنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ بلکہ قیامت تک ہر مسلمان کو دینِ اسلام کی تبلیغ کا حق ادا کرنے کا حکم ہے۔

قاری محمد یامین گوہر نے کہا کہ مجلس احرار اسلام کے رہنما اور کارکن فتنۂ مرزائیت کا محاسبہ و تعاقب جاری رکھیں گے۔ اور ہر محاذ پر ان دین دشمنوں کو عبرتناک شکست سے دوچار کریں گے۔ مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد نے اپنے مفصل خطاب میں مرزائیوں کے عقائد، سیاسی عزائم اور ملک و ملت کے خلاف ان کی سازشوں کو طشت ازبام کیا۔

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز کی امامت بھی۔
بعد ازاں حضرت کی قیادت میں حسبِ سابق سرخپوشانِ احرار اور فدائینِ ختم نبوت نے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ ربوہ کی فضا میں ہر طرف سرخ پرچم لہرا رہے تھے۔ جن کی ٹھنڈی چھاؤں میں قافلۂ احرار رواں دواں تھا۔ وہی جوش، وہی جذبہ اور وہی قوتِ ایمانی کا بھرپور اظہار سبحان اللہ سبحان اللہ۔ جلوس اقصیٰ چوک پہنچ کر رُک گیا اور نعروں کی آواز میں ایک زوردار آواز بلند ہوئی، میں نے جلوس کی چاروں جانب نظر دوڑائی تو ایک کونے میں جناب عبداللطیف خالد مجاہدِ احرار سے مخاطب تھے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ وایمان ایک مسلمان کی سب سے بڑی متاع ہوتی ہے۔ اگر اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو ساری زندگی بے ڈھب ہے انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت بھی عقیدۂ وایمان کا حصہ ہے اور احرار اسی کے تحفظ کے لئے سرگرم ہیں۔

انہوں نے مرزائیوں پر واضح کیا کہ ہم اپنی اس خالص دینی جدوجہد کے راستے میں حائل ہر رکاوٹ کو ہٹا دیں گے اور ہمارا ماضی اس پر گواہ ہے۔

جلوس ذرا آگے چل کر کچھ فاصلے پر مرزائیوں کے "ایوانِ محمود" کے روبرو پہنچ کر پھر رک گیا، ایک بار پھر سرفروشانِ احرار نے توحید و ختم نبوت کا اعلان پوری قوت کے ساتھ کیا۔ ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت" کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے آیت خاتم النبیین اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے بعد مختصراً مرزائیت کے مذہبی، سیاسی، اور معاشی دجل و فریب اور سازشوں کی نقاب کشائی کی۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی اپنے کردار کے لحاظ سے ایک شریف آدمی بھی نہیں تھا۔ چہ جائیکہ اُسے مقام نبوت پر فائز کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی بھارت اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ دُنیا میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان قادیانیوں نے پہنچایا ہے۔ سید کفیل بخاری نے کہا کہ لندن کے سالانہ اجتماع میں مرزا طاہر نے بھارت زندہ باد کے نعرے لگائے ہیں۔ مرزائی پاکستان کے بھی دشمن ہیں، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزا طاہر کو ملک سے غداری کے مقدمہ میں فوراً گرفتار کر لیا جائے۔

جلوس کی آخری تقریر ابنِ امیرِ شریعت حضرت قاری سید عطاء المحسن بخاری نے فرمائی۔ انہوں نے تمام مرزائیوں کو دعوت دی کہ وہ اسلام قبول کر کے ہمارے بھائی بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم محبت کی دعوت لے کر آئے ہیں اور خلوصِ دل کے ساتھ تمہارے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔ خُدارا! قرآن کریم میں غور کرو! مقام و منصبِ نبوت کو سمجھو! پھر دیکھو تم پر ہدایت نازل ہوگی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ہم امن کے داعی ہیں اور پُرامن رہتے ہوئے دین اسلام کی دعوت دیتے رہیں گے۔ کیونکہ ہر مسلمان کا بنیادی حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی انگریزوں کے آگے جھک گیا اور خود اپنے بقول وہ ان کا "خود کاشتہ پودا" بن گیا۔

تم ضیاء الحق شہید سے ڈر گئے اور بلوں میں گھس گئے تم نے وہی کردار ادا کیا جو تمہارے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا تھا۔ مگر ہم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں نہ پہلے کسی سے ڈرتے تھے نہ آئندہ دبیں گے۔ دینِ حق کے بول بالے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں گے۔

حضرت شاہ جی مدظلہ، رقت انگیز دعا کے ساتھ جلوس بخاری مسجد پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔

غلام حسین

ناظم اعلیٰ مجلس احرارِ اسلام (ڈیرہ اسمٰعیل خان)

جمہوریت شیطانی چکر ہے، علماء نے اسمیں پھنس کر دینی تحریک کو برباد کر دیا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت میں مسلمانوں کو خون میں نہلانے والے ظالم حکمران اللہ کے عذاب کا شکار ہیں۔

مجلسِ احرارِ اسلام میں شامل ہو کر حکومت الٰہیہ کے قیام کی جدوجہد تیز کر دیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں مختلف اجتماعات سے ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المھیمن بخاری اور مولانا محمد اسحٰق سلیمی کا خطاب

ڈیرہ اسمٰعیل خان روزِ اول سے ہی اکابر احرار کی جولان گاہ رہا ہے۔ تحریک آزادی کے دوران اکابر احرار نے جہاں برصغیر کے دوسرے شہروں کو اپنی جدوجہد کا ہدف بنایا۔ وہاں ڈیرہ اسمٰعیل خان کی خاموش فضاؤں کو بھی اپنے رجزیہ ترانوں سے حرارت بخشی اور یہاں کے سکوت کو توڑ کر انسانوں کو متحرک کر دیا۔ خصوصاً حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے اس علاقے کا چپہ چپہ چھان مارا اور اپنے وعظ و تقریر سے تبلیغ دین کا فریضہ پوری قوت اور جرأت کے ساتھ سرانجام دیا۔ انہوں نے جہاں لوگوں میں آزادی کی تڑپ پیدا کی وہاں ان میں دینی شعور کی بیداری کا سب سے اہم کام بھی انجام دیا ـــــ یہ تسلسل آج بھی موجود ہے۔ شاہ جیؒ کے متوالے اور احرار کے جیالے رضاکار آج بھی اپنے اسلاف کے مشن کے تسلسل کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ابنِ امیر شریعتؒ حضرت پیر جی سید عطاء المھیمن بخاری مدظلہٗ مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کی دعوت پر ۲۸ اگست کو یہاں پہنچے تو مجلس کے مقامی عہدہ دار اور کارکن ـــــ سراپا استقبال تھے۔ اور دیدہ و دل فرشِ راہ اُن کے منتظر تھے۔

مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے اپنے دو روزہ قیام کے دوران مختلف اجتماعات سے خطاب فرمایا، احرار کارکنوں سے ملاقات کی اور انہیں تنظیمی امور کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔ آپ کی قیام گاہ پر معززینِ شہر کا تانتا بندھا رہا۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب ملاقات کے لئے آتے رہے۔

حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے مسجد خلیل ظفر آباد میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے مجلسِ احرارِ اسلام کی ساٹھ سالہ تاریخ پر سیر حاصل گفتگو کی۔ آپ نے احرار کی دینی و سیاسی خدمات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ازواج و اصحابِ رسول علیہم الرضوان کے دفاع کے لئے مجلس احرار کی جدوجہد اور مثالی خدمات تاریخ کا روشن باب ہیں۔ آپ نے کہا کہ مجلس کے کارکن قائدِ تحریک تحفظِ ختم نبوت ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری کی رہنمائی اور سیادت میں دین دشمن قوتوں کے خلاف مصروف جہاد ہے۔ آپ نے لوگوں کو دعوت دی کہ وہ مجلس میں شامل ہو کر دین کی سربلندی اور استحکام کے لئے خلوص و للہیت سے کام کریں۔

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المھیمن بخاری نے مکی مسجد میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور تقریباً ایک گھنٹہ لوگوں کو خطاب کیا۔ آپ کی گفتگو فضائل درود شریف اور اصلاحِ اعمال کے موضوع پر مشتمل تھی۔ آپ نے لوگوں کو تلقین فرمائی کہ کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو۔ اس سے نہ صرف آپ کی روح مطہر ہوگی بلکہ اعمال میں بھی تبدیلی آئے گی اور دل و دماغ پاکیزہ افکار و خیالات کا مرکز و محور بن جائیں گے پھر اللہ کی بے پناہ رحمتیں بھی نازل ہوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ معاشرہ کی تمام برائیاں اور امّتِ مسلمہ کی موجودہ زبوں حالی اپنے دین سے دوری اور اللہ و رسول سے بے تعلقی کا نتیجہ ہے اور یہ دنیا میں بہت بڑی سزا ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں استغفار کریں اور اپنی آئندہ زندگی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے تابع رہ کر گذارنے کا عہد کریں۔

بعد نمازِ عشاء "نور مسجد" امیر معاویہ بازار میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام بیادِ امیر شریعتؒ ایک جلسہ کا اہتمام تھا۔ مجلس کے مقامی صدر حاجی عبدالعزیز صدرِ جلسہ تھے۔ اور راقم نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے امیر معاویہؓ مسجد کے استاذ حافظ عبداللطیف صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد حضرت پیرجی مدظلہٗ کا بیان سننے کی غرض سے یہاں موجود تھی۔ حضرت سے قبل مجاہدِ ختم نبوت مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت امیر شریعتؒ اور ان کی جماعت مجلس احرارِ اسلام کی خدمات اور شاندار کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس جرأت و بے باکی کے ساتھ حضرت امیر شریعتؒ اور ان کے رفقاءِ احرار نے انگریز سامراج کے خلاف جدوجہد کی وہ انہی کا حصّہ ہے۔ جو ظلم اور ستم انہوں نے برداشت کئے وہ انہی کا حوصلہ تھا۔ حضرت امیر شریعتؒ ایک ولیٔ کامل، مجاہد فی سبیل اللہ، عظیم سیاستدان اور غیرت مند انسان تھے۔

حضرت مولانا سید عطاء المُھیمن بُخاری کا ولولہ انگیز خطاب

رات کے دس بج رہے تھے۔ شاہ جی نعروں کی گونج میں مائیک پر تشریف لائے۔ آپ نے خطبہ مسنونہ اور

قرآنِ کریم کی آیات اس خوش الحانی سے تلاوت فرمائیں کہ حضرت امیرِ شریعتؒ کی یاد تازہ ہوگئی، مسجد کا وسیع صحن لوگوں سے کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ امیر معاویہ بازار کے تختوں اور دکانوں پر لوگوں کی ایک کثیر تعداد گوش بر آواز تھی۔ وہ سب کے سب شاہ جیؒ کی تلاوت اور تقریر کی تاثیر میں ڈوب چکے تھے اور جلسہ کے اختتام تک اپنی جگہ پر کیف و مستی کے عالم میں کھڑے رہے۔ شاہ جی نے حضرت امیرِ شریعتؒ کی برپا کردہ تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت (۱۹۵۳ء) کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت کے مسلم لیگی حکمران خواجہ ناظم الدین، دولتانہ اور ہلاکو و چنگیز کے روحانی فرزند جنرل اعظم خان نے بے گناہ مسلمانوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ یہ تاریخ کے بدترین لوگ اور ظالم ترین حکمران تھے۔ پاکستان کے تیرہ ہزار مسلمان ان کی گولیوں کا نشانہ بنے اور عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ روزِ محشر احکم الحاکمین کے روبرو انہیں زبردست ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور یقیناً ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جن لوگوں کے ہاتھ فدائینِ ختمِ نبوت کے خون بے گناہی سے رنگے ہوئے ہوں وہ اللہ کے عذاب سے کیسے بچ سکتے ہیں۔؟ اعظم خان اور دولتانہ زندہ ہیں مگر ذلت و رسوائی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

شاہ جی نے فرمایا کہ حضرت امیرِ شریعتؒ اور ان کے رُفقاء نے اس دھرتی پر خالص دینی جد وجہد کی اور پورے اخلاص کے ساتھ انگریز اور اس کے نظام کے خلاف جہاد میں مصروف رہے۔ انہیں بیڑیاں پہنائی گئیں، قید کیا گیا، اور ظلم کے تمام ہُنر آزمائے گئے۔ مگر ان کے پائے استقلال میں لرزش نہ آئی۔

انہوں نے تقسیمِ ہند سے قبل اور بعد جو کچھ کہا وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ چند خاندان ہم پر بطور حکمران مسلط ہیں، اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ خود پاکستان کی بانی جماعت مسلم لیگ نے نظریہ پاکستان کو متنازعہ بنا دیا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ جوں کا توں ہے، مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا ہے، سندھو دیش، پختونستان اور مہاجر اسٹیٹ کے فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ انہی خدشات کا اظہار اکابرِ احرار نے پینتالیس برس قبل کیا تھا۔ ہمیں دکھ ہے کہ وطن عزیز جتنی قربانیوں کے عوض حاصل کیا گیا تھا وہ رائیگاں گئیں۔ شاہ جی نے فرمایا جب تک نظام نہیں بدلا جائے گا ملک ترقی و استحکام کے راستے پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ مجلس احرار اسلام نتائج و صلہ سے بے نیاز ہو کر محض رضاءِ الٰہی کے لئے دینی محنت کر رہی ہے۔ ہم اپنا فرض نبھائیں گے، حکمرانوں کو جھنجھوڑیں گے اور قوم کو خطرات سے آگاہ کریں گے۔ یہ ہمارا بنیادی حق ہے اس سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔ آپ نے احرار کارکنوں سے کہا کہ حضرت امیرِ شریعت نے تمام عمر مرزائیوں، رافضیوں اور تمام دین دشمن قوتوں کے خلاف اپنی زبان اور ہاتھ دونوں سے جہاد کیا۔ ہمارے اسلاف نے جو راستہ ہمیں دکھلایا ہے وہ سچا اور

کھرا راستہ ہے ہمیں اس پر ذرا بھی شک وشبہ نہیں ۔ احرار ساتھیو ! اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تمام دین دشمن قوتوں کے خلاف صف آرا ہوجاؤ ۔ جمہوریت اور جمہوری سیاست کے شیطانی چکر سے نکل کر خالص دین کی جدوجہد کرو ، کامیابی وکامرانی ان شاء اللہ تمہارے قدم چومے گی ۔

رات بھیگ چکی تھی اور سامعین گوش برآواز تھے ۔ مگر شاہ جی نے توحید وختم نبوت زندہ باد کے فلک بوس نعروں کی گونج میں تقریر ختم کردی ۔

اس جلسہ کے منتظمین میں جن کارکنانِ احرار نے نمایاں کردار ادا کیا ان میں مقامی عہدیداروں کے علاوہ جناب مشتاق احمد صاحب ، کنوز عبدالرحیم ، محمد جاوید ، حافظ محمد سعید اور چودھری نورالدین کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔!

عبدالخالق خلیق

- **اللہ کے ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کو اختیار کرکے اپنی رُوحانی وعملی زندگی کو منوّر کرلو ۔!**

- **دین کا کام ذاتی شہرت کے لئے نہیں رضاء الٰہی کے لئے کریں**

ابن امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المھیمن بخاری مدظلہٗ گذشتہ دنوں چکڑالہ وتلہ گنگ کے مختصر دورہ پر تشریف لائے تو احرار کارکن ان کے لئے سراپا استقبال تھے ۔ حضرت امیرِ شریعت رحمہ اللہ کے قدیم خادم محترم کپتان غلام محمد صاحب (نعت خوان) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جو اس دور میں ایثار و وفا کی عملی تصویر ہیں ۔ وہ گذشتہ پچاس برس سے مجلسِ احرار سے منسلک ہیں اور اس علاقہ میں ان کا وجود اسلافِ احرار کی نشانی اور مجلسِ احرار کی علامت ہے ۔ اس مرتبہ بھی ان کی دعوت پر حضرت شاہ جیؒ یہاں تشریف لائے اور انہوں نے احرار کارکنوں سے ملاقات کی ۔ مجلس احرار کی تنظیم وترقی کے لئے کارکنوں کو ہدایات فرمائیں ۔ شاہ جی نے فرمایا کہ اپنی عملی زندگی میں دین کو غالب کرلو تو سارے مسائل اور مشکلات حل ہوجائیں گی ۔ ذات کی تشہیر اور مفاد کیلئے دین کا کام کرنے والے دنیا وآخرت میں برباد ہوں گے ۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان کی عزت اور اس کی پہچان دین کی وجہ سے ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام جیسی نعمت سے نوازا ہے ۔ ہمیں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے محض اس کی رضا کے لئے دین کی محنت میں سرگرم ہوجانا چاہیئے ۔ آپ نے فرمایا کہ اس علاقہ میں شہیدِ احرار مولانا

محمد گل شیر شہیدؒ نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے بے مثال محنت کی اور اللہ کے سوا دنیا کی ہر طاقت سے ٹکرا گئے۔ ان کے دل میں صرف اللہ کا خوف تھا۔ اسی لئے کوئی طاقت انہیں خوف زدہ نہ کرسکی اور مولانا گل شیر شہید اللہ کے دین کے راستے میں شہادت کے بلند مرتبہ پر فائز ہوگئے۔ آپ نے کارکنوں کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر صرف آخرت کے اجر کے لئے اللہ کے دین کے سپاہی بن جاؤ!

حضرت شاہ جی تلہ گنگ بھی تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے مسجد سیدنا ابوبکر صدیق میں کارکنوں سے ملاقات کی۔ آپ نے تمام احرار رضا کاروں کو ہدایت فرمائی کہ مجلس کے کام کو دین کا کام سمجھ کر سرانجام دیں۔ اجتماعی زندگی میں نظم و ضبط کی اہمیت اور زیادہ ہوجاتی ہے۔ اس لئے اپنے اندر یہ صفت بھی پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ دشمنانِ خدا، دشمنانِ رسول اور دشمنانِ ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان کے خلاف کمربستہ ہوجائیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے، اور ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں بہر نوع اس سے عہدہ برآ ہونا ہے۔

شاہ جی نے کارکنوں سے فرمایا کہ اپنی روحانی زندگی کو اللہ کے ذکر سے منوّر کرو اور عملی زندگی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے مزیّن کرو۔ دنیا میں کامیابی کا وعدہ نہیں مگر آخرت کی کامیابی یقینی ہے۔

اظہار تعزیت

○ممتاز عالم و خطیب مولانا عبد الستار توحیدی گزشتہ ماہ راولپنڈی میں انتقال کرگئے۔ مولانا راولپنڈی میں مسجد حنفیہ کے خطیب اور مدرسہ کے بانی تھے، تمام عمر توحید و ختم نبوت کی تبلیغ میں بتا دی۔ ان کے فرزند مولانا محمود الحسن توحیدی ہمارے مہربان دوست اور ادارہ کے معاون ہیں فیصل آباد میں دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

○مولانا غلام اللہ خان مرحوم کے صاحبزادے قاضی احسان الحق صاحب چند روز قبل راولپنڈی میں انتقال کرگئے وہ راجہ بازار میں اپنے والد ماجد کے قائم کردہ مدرسہ و مسجد کے مہتمم تھے۔

چیچہ وطنی کی بزرگ شخصیت حاجی راؤ معدلت حسین انتقال کرگئے ہیں ان کی نماز جنازہ پیر جی عبد العلیم رائے پوری نے پڑھائی شہر کے تمام احرار کارکن جنازہ میں شریک ہوئے اور لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

چیچہ وطنی ہی کے احرار کارکن جناب ڈاکٹر اللہ بخش جاوید صاحب کے والد ماجد جناب عطاء الٰہی صاحب رحلت فرما گئے ہیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین کی مغفرت کیلئے دعاء اور ایصال ثواب کا اہتمام کریں اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر عطاء فرمائے۔ اراکین ادارہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(ادارہ)

غلام نبی

ربوہ

روزنامہ "الفضل" اور قادیانیوں کے دیگر اخبارات وجرائد پر پابندی عائد کی جائے

امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں۔

صرف "الفضل" کے خلاف ۱۶ مقدمات زیر سماعت ہیں۔

ربوہ کا ضیاء الاسلام پریس سربمہر کیا جائے۔

قادیانی کھیلوں کے نام پر ارتداد کی تبلیغ کرتے ہیں ــــ

اکتوبر میں ربوہ میں ہونیوالی سالانہ کھیلیں بند کی جائیں۔

مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی رہنماؤں سید محمد کفیل بخاری، مولانا اللہ یار ارشد اور عبداللطیف خالد کا مشترکہ بیان

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی رہنماؤں سید محمد کفیل بخاری، مولانا اللہ یار ارشد اور عبداللطیف خالد چیمہ نے یہاں ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے ترجمان اخبار روزنامہ "الفضل" اور دیگر رسائل وجرائد کے ڈیکلریشن فوری طور پر منسوخ کر کے ان پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی آئین کے مطابق امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی اسلامی شعائر اور اصطلاحات کو کسی بھی انداز میں اپنے حق میں استعمال نہیں کر سکتے۔ جبکہ قادیانی اخبارات وجرائد مسلسل آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور کفر وارتداد کی تبلیغ کر کے آئین کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ صرف روزنامہ "الفضل" کے خلاف ۱۶ مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کے ضیاء الاسلام پریس کو سربمہر کیا جائے کیونکہ اسلام کے خلاف تمام لٹریچر یہیں سے چھپ کر تقسیم ہوتا ہے۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ قادیانی ہر سال سالانہ کھیلوں کی آڑ میں اپنے اجتماعات کرتے ہیں۔ جب کہ آئین کے مطابق وہ کسی قسم کا تبلیغی اجتماع منعقد نہیں کر سکتے۔ گزشتہ کئی برس سے وہ اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح یہاں اجتماع منعقد کر سکیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو

ربوہ میں منعقد ہونے والی نام نہاد کھیلوں پر حسب سابق پابندی عائد کی جائے۔ احرار رہنماؤں نے واضح کیا کہ اگر مسلمانوں کے ان جائز مطالبات کو منظور نہ کیا گیا تو پھر ــــــ احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ نفاذِ اسلام کی دعویدار مسلم لیگی حکومت مرزائیوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

بقیہ اداریہ

سے قطع نظر ذمہ داری تو حکومت ہی کی ہے سیلاب نے تو آنا ہی تھا اور وہ آیا مگر اس موقع پر حکومتی مشینری نے واقعتاً نہایت غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ منگلا ڈیم کے سانحہ نے جو تباہی پھیلائی ہے وہ مجرمانہ غفلت کا نتیجہ ہی تو ہے خواہ اس کی ذمہ داری حکومت کے کسی محکمہ پر ہی عائد ہو، بغیر اطلاع کے اتنی کثیر مقدار میں پانی کھولنے سے ایک اندازے کے مطابق نو سو افراد جاں بحق ہوئے مگر حکومت نے روایتی جھوٹ بول کر تعداد چار سو بتائی۔ ان بے گناہ انسانوں کی موت کا ذمہ دار کون ہے؟ آخر کوئی تو ہے؟ پھر سیلاب زدگان کی امداد کے نام پر جو فراڈ جاری ہے وہ متاثرین کے زخموں پر مزید نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ امدادی فنڈ میں جمع رقوم کے سلسلہ میں بدعنوانیوں کے بے شمار واقعات سامنے آئے ہیں حکومت کی طرف سے متاثرین کو کچھ نہیں ملا۔ اخباری سطح پر پروپیگنڈہ تو خوب کرایا گیا اور تصاویر چھپوا کر "نمبر بازی" کا مکروہ عمل دہرایا گیا۔ لوگ اب تک مصیبت میں گرفتار ہیں، خوراک، لباس، علاج، ہر معاملے میں سوائے محتاجی کے ان بد نصیبوں کو کچھ نہیں ملا۔ مجلس احرار اسلام نے اپنے شعبہ خدمت خلق کے تحت جن جن علاقوں میں محض اللہ کی عطاء کی ہوئی توفیق کے سہارے متاثرین کی خدمت کی ہے متاثرین کے مطابق وہاں اب تک کوئی نہیں پہنچا لیکن اخباری بیان بازی کے مطابق وہاں لاکھوں روپے تقسیم بھی ہو چکے ہیں۔ اس بے حسی، بداخلاقی اور غیر انسانی رویے کو کیا نام دیا جائے۔ پھر ارباب اقتدار کے ان بیانات نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا کہ "ہم سیلاب کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے" استغفراللہ ـــــــ اللہ کے عذاب کا مقابلہ! حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے نے بھی یہی کہا تھا حقیقت یہ ہے کہ موجودہ سیلاب بھی اللہ کا عذاب ہی تھا، آخر ہم نے اللہ کے دین کے ساتھ کونسی بھلائی کی ہے۔ یہی نا! کہ دین کے نام پر حاصل کردہ ملک میں دین کو رسوا کر دیا۔ بجائے اس کے کہ اس موقع پر توبہ و استغفار کی جاتی مگر مشاہدے میں جو کچھ آیا ہے وہ نہایت تکلیف دہ ہے۔

اے ارباب اقتدار! مقابلے کا شیطانی بول بولنے کی بجائے اللہ سے معافی مانگو اور مخلوق خدا کی خدمت کر کے اللہ کو راضی کر لو۔ مخلوق کا جو حق تم پر ہے اسے اپنے اللّوں تللّوں میں مت ضائع کرو بلکہ مستحق و متاثرین تک پہنچاؤ ـــــــ مجلس احرار اسلام کے کارکن اور ملک کی وہ سماجی انجمنیں قابل تحسین ہیں جنھوں نے اخباری تصاویر سے زیادہ مخلوق کی خدمت پر توجہ دی ـــــ یہ تو پانی کا سیلاب تھا، تہذیبی سیلاب کے آگے کون بند باندھے گا۔ ثقافت کے نام پر بے حیائی کا سیلاب، صحافت کے نام پر فحاشی کا سیلاب، شعر و ادب کے نام پر جنسی انارکی کا سیلاب، ڈش انٹینا، وی سی آر، کوئی ایک سیلاب ہو تو ـــــــ! پورا ملک ہر طرف سے سیلابوں کی زد میں ہے ان کے آگے ایک ہی بند باندھا جاسکتا ہے اور وہ ہے اللہ کی طرف رجوع اور دینی انقلاب۔ اپنی پوری زندگی دین کے تابع کر لو تو سب سیلاب دور ہو جائیں گے۔ اور اگر ایسا نہیں تو پھر ـــــــ

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔